Lesson #143 (41-60)

Root Words

• صَرَفْنَا ← ص-ر-ف ← گردش کرنا۔ پھیرنا۔ الٹ دینا

[یا مصرف القلوب - اے دلوں کو پھیرنے والے]

پھیرنے کیلئے قرآن میں الفاظ آئے ہیں 9 الفاظ

صرف ← کسی چیز کا رُخ بدل دینا / تبدیل کر دینا [جیسے کرسی کو الٹ دینا]

• قلب • تاف (نشوف) • دارا (گولائی میں چکر کھانا)

• انقلاب (رخ موڑنے کیلئے) • (تولّ) تولّٰی

• نَفَرًا ← ن-ف-ر ← جنگ کے لیے۔ لشکر کیلئے (نفرت کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے)

10-3 نفری لوگوں کی جماعت

کسی جنگ پر روانہ ہونا۔ [جنگ کا دستہ 3-10 تک کی جماعت]

* نفیر ← 10 سے کم آدمیوں کا گروہ

• آلِهَة ← ء-ل-ہ

[واحد ← الٰہ]

ب-غ-ی ← اچھی چیز / بری چیز چاہنا

• تسبیح ← س-ب-ح ← کسی چیز کا ہوا / پانی میں تیرنا۔ تیزی سے گزر جانا۔ کسی کام کو سرعت سے کرنا۔

سبع ← سات

• حلیم ← ح-ل-م ← برداشت کرنا [اللہ رب العزت حلیم ہے]

← برداشت کے مختلف درجے ہیں

① حلم ← غم اور غصے کے موقع پر طبیعت کا اعتدال پر رہنا / کوئی جو سزا کا مستحق ہو اُس کو سزا دینے میں تاخیر کرنا / مہلت دینا

② صبر ← کسی کو تنگی کی حالت میں

③ کظم ← وہ شخص جو غم اور غصے سے سانس کی نالی تک بھرا ہو اور اظہار نہ کرے۔

CS CamScanner

• حجاباً • مستوراً • اکنۃ ← پردے کیلئے

پردے کیلئے قرآن میں 9 لفظ آئے ہیں ← Question

① غطاء ← سورۃ ق

② غشاوۃ ← البقرہ

③ غلف ← البقرۃ

④ اکمام ← الرحمٰن

⑤ اکنۃ ← ک-ن-ن ← کسی چیز کو محفوظ مقام میں چھپانا۔
[ظاہری معنوی دونوں طرح] بات کو دل میں چھپا لینا

⑥ مستورا ← س-ت-ر ← نظروں سے کوئی چیز اوجھل نہیں ہوتی
چیز کیلئے روک آجاتی ہے

⑦ حجاباً ← ایک چیز کا دوسری چیز کو دیکھنا ممنوع ہو

⑧ عورت ← ستر کی جگہوں کو چھپانا [پوری عورت کو چھپانا]

⑨ سرادق ← لغیر چھت کے موٹے کپڑے کی قناطیں کھڑی کر دینا

بوجھ کیلئے قرآن میں 7 الفاظ آئے ہیں

① مثقل ← وزنی اور بوجھل چیزوں کیلئے

② حمل ← بوجھ اٹھانا اور لادنا

③ وقرا ← بوجھ کیلئے معنوی طور پر (ایسا بوجھ جو نظر نہ آرہا ہو
(و-ق-ر) کان کا بوجھ

• ادبارھم ← د-ب-ر ← پیٹھ کیلئے

• یستمعون ← س-م-ع ← سننا
[الفاظ کی زیادتی ---] ← دھیان سے سننا

• عظاما ← ع-ظ-م ← بڑی ہڈی (کسی چیز کا پرانا ہونے کی وجہ سے

• رفاتا ← ر-ف-ت ← چورا چورا - ریزہ ریزہ (چورا چورا ہو جانا)

⑤ درجہ ہے قرآن میں توڑنے کیلئے الفاظ آئے ہیں

رفتہ رفتہ

• حَرِّیدا ← ح - د - د ← لوہے کیلئے

• فَسَیُنۡغِضُون ← ن - غ - ض ← سر ہلانا

سر ہلانے کیلئے قرآن میں کئی لفظ آئے ہیں۔

★ ہلانے کیلئے 5 لفظ آئے ہیں:

① حَرَّکَ ← کچھ بھی ہل سکتا ہے (جسم یا کوئی چیز)

② هُزِّي ← درخت کو ہلانا (حضرت مریمؑ نے درخت کو ہلایا)

③ ھَشّ ← نرم اور ہلکی چیز کو ہلانا جیسے جھاڑنا

[ہشاش بشاش ← ایسا آدمی جس کا جسم معمولی بات پر خوش ہو جائے]

④ لَوَّوۡا ← موڑنا زبان کو

⑤ فَسَیُنۡغِضُون ← کانپنا - ہلنا - بے قرار ہونا - سر کو بیکلی کی وجہ سے مٹکا دینا۔

• لِیَنۡزَغۡ ← ن - ز - غ ← فساد ڈالنا — کسی کام کو بگاڑنے کیلئے اس میں دخل اندازی کرنا۔

فساد کیلئے ③ لفظ آئے ہیں۔

① ف - س - د ← عام لفظ

② لَعۡثَوۡا ← ذہنی اور فکری بگاڑ - کسی کو قتل کرنا - ظلم اور زیادتی

③ نزغ ← دو چیزوں کے درمیان جھگڑا - کسی کام میں اختلاف پیدا کرکے اس میں فساد پیدا کر دینا۔

• زَعَمۡتُم ← ز - ع - م ← گمان کرنا

★ قرآن میں گمان کیلئے ③ لفظ آئے ہیں

① ظن ← دائرہ وسیع - ہر طرح کے خیال وہم

② زعم ← باطل گمان - غلط بات کے گمان کیلئے۔

• کَشۡف ← ک - ش - ف ← کھولنا ؛ چہرے سے پردہ ہٹانے کیلئے

قرآن میں کھولنے کیلئے (7) لفظ آئے ہیں اور کشف (5) درج ہے۔

• کشف ← کھولنا - بے نقاب کر دینا - ایک چیز کو ہٹانا کہ دوسری چیز واضح ہو جائے - انکشاف کر دینا

سورۃ النحل

• تحویلا ← ح - و - ل ← کسی چیز کے ارد گرد کو - بدلنے کیلئے (مراحل)

★ بدلنے کیلئے قرآن میں الفاظ:

(1) بَدَّلَ (3) غَيَّرَ (2) حَوَّلَ (4) حَرَّفَ (5) نَقَّرَ (6) دَاوَلَ

• محذورا ← ح - ذ - ر ← ڈرنے کیلئے (6 درج) کسی خطرے کی چیز سے بچنا / چوکنا ہونا

★ ڈرنے کیلئے قرآن میں (12) لفظ آئے ہیں

• مبصرۃ ← لازم و متعدی ← ب - ص - ر ← کوئی چیز جو علی الاعلان ہے - روشن ہے۔

• تخویفا ← خ - و - ف

• الرءیا ← ر - ء - ی ← دیکھنا - خواب

• الشجر ← ش - ج - ر ← درخت - ہر اس نباتات کیلئے جس کا تنا ہو خواہ وہ بلند چلا جائے یا زمین پر ہو۔

• الملعونۃ ← ل - ع - ن ← کسی کو لعنت کرنا - کسی کو رحمت سے محروم کرنا

آزمائش کے لئے الفاظ ←

ناقۃ کو بھی روشنی ہے ←

بلو، فتنۃ، محن

Tafseer

(41)

اللہ رب العزت فرما رہے ہیں یہ توحید حق ہے اور شرک باطل ہے۔ اس بات کو ہم نے قرآن میں جگہ جگہ بیان فرمایا ہے۔ اس قرآن سے تم نصیحت پکڑو۔

صرفنا ← اللہ نے طرح طرح سے گردش کی ہے / سمجھایا ہے کہ اللہ ایک

ہے اور شرک نہ کریں۔ طرح طرح سے بیان فرمایا ہے تاکہ لوگ حق کو سمجھ لیں۔ گمراہی میں نہ پڑیں۔
ہمارا یہ سمجھانا بجائے اس کہ ان کو فائدہ دیتا، وہ حق سے اور بھی دور بھاگے جا رہے ہیں۔

- توحید کو سمجھایا ہے
- ہر طرح کے دلائل جو قرآن میں دیے ہیں۔ ہر طرح کی مثالیں دی ہیں (انبیاء کرام کے واقعات)

← وہ لوگ سمجھ جائے حق کو، اطاعت کرنے لگے۔ لیکن وہ تو اور بھی گمراہ ہو رہے ہیں۔

42

آپ سے کہا جا رہا ہے ان مشرکین سے کہہ دو جیسا کہ یہ مشرک کہتے ہیں کہ اللہ کی خدائی میں اور بھی شریک ہیں اگر ایسا ہے تو اُن کے معبود (بت) خود مالک عرش بننے کی کوشش کرتے۔

- ایک اللہ ہے اس لیے کائنات کا نظام ہم آہنگی کے ساتھ چل رہا ہے۔ کوئی نظام درہم برہم نہیں ہے۔
- یہاں پر جو مشرک کہتے تھے اس بات کو رد کیا جا رہا ہے اگر زیادہ معبود ہوتے تو نظام درہم برہم ہو جاتا۔

43

ان کی جو شرکیاں باتیں ہیں اللہ رب العزت ان سے بہت بڑا ہے۔ بالا اور برتر ہے۔ ان باتوں سے دور ہے وہ بہت پاک ہے۔ ان باتوں سے اللہ تعالیٰ پاک ہے۔

44

اللہ کی پاکی ۔ عبادت جو کائنات کا ذرہ ذرہ کر رہی ہے

کائنات کا ذرہ ذرہ جو سمجھ بوجھ نہیں رکھتا وہ بھی اللہ
کی پاکی بیان کرتے ہیں۔ جن وانس کے علاوہ۔
ساتوں آسمان اور ساتوں زمین اللہ کی پاکی بیان کر رہے
ہیں۔

• کائنات کا ذرہ ذرہ، ہر چیز، زمین و آسمان اور جو ان
کے درمیان ہے اس بات کی گواہی دے رہے ہیں کہ
کوئی اللہ کا شریک نہیں ہے۔ یہ سب اللہ کے تابع ہیں۔
اس کی تسبیح بیان کر رہے ہیں

★ کائنات کا ذرہ ذرہ - کس طرح پاکی بیان کر رہے ہیں اللہ کی؟
Q: دلیل سے واضح کریں؟ [سورۃ بنی اسرائیل ← 44]

← سورہ ص : 18
ان سخرنا الجبال واداود یسبحن بالعشی والاشراق
بے شک ہم نے مسخر کر دیا پہاڑوں کو داؤد کے ساتھ۔ یہ پہاڑ
اللہ کی تسبیح صبح و شام بیان کرتے ہے۔ [داؤد کے ساتھ پہاڑ بھی تسبیح بیان کر رہے ہیں]

← البقرۃ : 74
وان منھا وما یھبط من خشیۃ اللہ
ان میں سے بعض پتھر اللہ کی خشیت سے گر پڑتے ہیں

← صحیح بخاری کی روایت
صحابہ رسول اللہ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ انہوں نے
کھانے میں سے تسبیح کی آواز سنی (کھانا اللہ کی
تسبیح بیان کر رہا تھا)

← بخاری کی روایت
چیونٹیاں اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہیں۔

← جس تنے کے ساتھ رسول اللہ ٹیک لگا کر خطبہ دیا
کرتے تھے۔ جب [illegible] منبر بن گیا تو بچے کی طرح اس سے

رونے کی آواز آتی ہے۔ جب آپؐ نے اس تنے کو اپنے ساتھ لگایا تو وہ چپ ہو گیا۔

(بخاری کی روایت)

← زمین پر آپ نماز کی جگہ change کرتے رہیں۔ یہ زمین بھی قیامت کے دن گواہی دیں گی۔

← سورۃ الزلزال

یومئذ تحدث اخبارھا۔

• حضرت داودؑ کے ساتھ پہاڑ اور پرندے تسبیح بیان کرتے۔

← بخاری کی روایت / صحیح مسلم کی روایت

رسول اللہؐ نے فرمایا:

اُحد ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہے (نیک لوگوں سے محبت کرتا ہے)

← حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہے:

رسول اللہؐ نے فرمایا:

بلاشبہ مکہ مکرمہ میں پتھر ہے۔ میں جانتا ہوں میری بعثت سے پہلے وہ مجھے سلام کیا کرتا تھا۔

← حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل ہے:

ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کا نام لیکر بلاتا ہے۔ پوچھتا ہے کیا تم سے کوئی اللہ کا ذکر کرنے والا گزرا ہے؟ پہاڑ کہتا ہے ہاں۔ اس طرح سوال پوچھنے والا پہاڑ خوش ہوتا ہے۔

← راوی: ابو دردہؓ

رسول اللہؐ نے فرمایا:

بے شک عالم کیلئے آسمان والے اور زمین والے استغفار کرتے ہیں۔ مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں۔

* (45) شانِ نزول: ابو لہب کی بیوی مسجدِ نبوی آئی تھی۔ ابوبکر صدیقؓ نے کہا یہ آپؐ کو برا بھلا کہے گی۔ آپؐ نے کہا آپ فکر نہ کریں۔ پھر آپؐ اور ابو لہب کی بیوی کے درمیان پردہ حائل ہو گیا۔ ایک فرشتے نے پردہ حائل کیا تھا۔ آپؐ نظر نہیں آئے اس کو

تو پھر انسان کیوں نافرمانی کرتا ہے؟ کیوں سیدھے راستے پر نہیں چلتا ہے۔ کیوں نہیں بات مانتا ہے۔

* اللہ کی پاکی بیان کرنے کا مطلب
↲ جس چیز کو جس مقصد کیلئے پیدا کیا ہے وہ وہی کام کرے۔
[جیسے گائے دودھ دیتی ہے۔ گندم روٹی کیلئے۔]

نچوڑ
تسبیح کے معنی - اللہ کے مطیع ہے۔

• اے انسان تمہیں نہیں پتا، تمہیں ان کی سمجھ نہیں آتی۔ جو چیزیں اللہ کی پاکی بیان کر رہی ہیں۔
← وہ بڑا حلیم اور بردبار ہے۔ تم اس کی شان میں گستاخیاں کرتے ہو۔ ذرا غور کرو وہ تمہیں معاف کر دیتا ہے۔ تم پر عذاب نہیں کرتا۔ وہ ذات تمہیں جینے کا حق دیتی ہے۔

* حلیم - برداشت کرنا۔
برداشت کیلئے قرآن میں 3 لفظ آئے ہیں۔ ایک حلیم ہے
↲ غم اور غصے کے موقع پر طبیعت کا اعتدال میں رہنا۔ کسی کو سزا دینے میں تاخیر کرنا۔

آیت # 44 اصول کے طور پر ہمارے سامنے نقطہ رکھتی ہے جب کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ کا مطیع ہے، فرمانبردار ہے۔ تو اے انسان تو کیوں نہیں ہوتا۔ تو کیوں نہیں بات مانتا

(45)

اس آیت میں کفار کا قرآن سے اصل بےزاری کا سبب بتایا جا رہا ہے۔
• کفار قرآن کا انکار کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کا انکار کرتے تھے۔
↲ وہ کیوں انکار کرتے تھے؟
آپؐ جب قرآن پڑھتے ہیں تو ہم آپؐ اور ان کے درمیان

آخرت

Q: قرآن کی تلاوت کا اثر کفار او مسلمان پر different - کیوں؟

پردہ حائل کر دیتے ہے ۔ پردہ حائل کرنے کی وجہ ← کیونکہ وہ روز آخرت پر ایمان نہیں لاتے ۔

مشرکین

- ان کی آخرت پر ایمان لانے کی غفلت کی وجہ سے پردہ حائل کر دیتے ہے ۔
- دراصل ان کے دلوں پر پردہ پڑ گیا ہے ۔ یہ قرآن کو بددلی سے سنتے ہیں اس لیے ہدایت نہیں ملتی ان کو ۔

(46)

فرمایا ہم ان کے دلوں پر پردہ ڈال دیتے ہے ۔ وہ پھر قرآن کو سمجھ نہیں پاتے ۔ ان کے کانوں میں گرانی / بوجھ ہے ۔

← ان کے دلوں اور کانوں پر بوجھ کیوں ہے ؟

کیونکہ یہ لوگ مشرکین آخرت اور توحید سے بیزار ہے ۔ اللہ تعالیٰ ان پر پردہ ڈال دیتا ہے تاکہ وہ سمجھ نہ پائے ۔ اللہ کا قرآن ایسے لوگوں کو نہیں دیا جاتا جو اس کی قدر نہیں کرتے ۔ دنیا تو اللہ کافروں کو بھی دے دیتا ہے ۔ ہدایت ان لوگوں کو ملتی ہے جو اس کی چاہ کرتے ہیں ۔

← ایک اللہ کا ذکر ان کو سخت ناگوار گزرتا ہے کیونکہ ان کے بنائے ہوئے دوسرے معبودوں کا ذکر نہیں کیا جاتا ۔

یہ توحید کا ذکر سنتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوتے ہیں ۔ وہ نفرت سے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں ۔ یہ بتوں کا ذکر سننا چاہتے ہیں

وہ کہتے ہیں کاروبار فلاں کی وجہ سے چلتے ہیں ۔ فلاں کی وجہ سے امداد ملتی ہے ۔ اللہ رب العزت نے یہاں شرک کو رد کیا ہے

توحید کے منکر نفرت سے اپنی پیٹھیں موڑ لیتے ہیں ۔ وہ فوراً بھاگ کھڑے ہوتے ہیں ۔

(47)

تمہیں پتا معلوم ہے جب وہ کان لگا کر تمہاری باتیں

سنتے ہیں، تو وہ تمہاری کیا باتیں سنتے ہیں۔

- کافر/مشرک جب رسول اللہ ﷺ کی محفل میں جاتے تو قرآن کو کان لگا کر سنتے۔ اس لیے قرآن کو کان لگا کر نہیں سنتے تھے کہ ان کو معرفت اور علم حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں ہم زیادہ جانتے ہیں وہ کیوں سنتے تھے۔ جس غرض سے وہ کان لگاتے ہیں ہم بہتر جانتے ہیں۔
- یہ سرگوشیوں میں اللہ اور اس کے رسول کا مذاق اڑاتے تھے یہ ایک جادو ہے۔ یہ قرآن ایک جادوانہ کلام ہے۔ یہ شخص ساحر اور کاہن ہے۔ مشرکین لوگوں کو قرآن سے دور کرتے تھے۔
- کہتے تم تو ایک جادوگر شخص کی پیروی کرتے ہو۔ جب آپ ﷺ قرآن سناتے ہوتے اور کوئی متاثر ہوتا یہ مشرکین فوراً کہتے یہ تو ایک سحرزدہ آدمی ہے جس کے پیچھے تم بھاگ رہے ہو۔

آج بھی لوگ انکار کرتے ہیں۔ بدشگونی کرتے ہیں۔ کوئی درست بات کریں تو کہتے ہیں تو کیا ہمارے آباؤ اجداد بڑے غلط باتیں کرتے تھے۔

(48)

رسول اللہ ﷺ سے کہا جا رہا ہے غور کیجئے۔ آپ ﷺ کیلئے کیسی مثالیں بیان کر رہے ہیں۔ ایسے گمراہ ہوئے ہیں یہ لوگ کہ راہ پا ہی نہیں سکتے۔

- شرک کرنے والوں کی مت ماری گئی ہے۔ کبھی آپ ﷺ کو جادوگر کبھی کاہن کہہ دیتے تھے۔ بجائے اس کے ایمان لاتے یہ لوگ۔

پس یہ گمراہ ہو گئے ہیں۔ یہ نہیں سیدھی راہ پا سکتے۔

Q کفار کے مرنے پر اٹھائے جانے کے اعتراض پر اللہ نے کیا جواب دیا؟
← آیت : 50

مثالیں

رسول اللہ ﷺ کو . کاہن . جادوگر، شاعر
یہ مشرکین آئے دن ایک نئی بات آپ ﷺ کیلئے کرتے تھے

(49)

کہتے تھے جب ہماری ہڈیاں چورا چورا ہو جائیں گی تو کیا ہم دوبارہ اٹھائے جائیں گے؟ کیا ہم نئے سرے سے پیدا کرکے اٹھائے جائیں گے؟ یہ کیوں ایسا کہتے تھے؟ یہ آخرت کے منکر تھے۔ کہتے تھے ہماری یہ کیا نئی پیدائش ہوگی۔ جسم کے اعضاء دوبارہ جمع کرکے ہمیں زندہ کرکے کھڑا کیا جائے گا

(50)

← اللہ رب العزت نے ان کے اس اعتراض کا جواب دیا ہے۔
تم بن جاؤ پتھر یا لوہا بن جاؤ (دونوں سخت ہوتے ہیں)
کیا تم لوہا یا پتھر بن جاؤ (دونوں کے اندر زندگی پیدا کرنے کے آثار مشکل ہوتے ہیں ہڈیوں کی نسبت)

(51)

یا اس سے بھی زیادہ بڑی چیز بن جاؤ۔ یا اس سے بھی سخت چیز بن جاؤ۔ جو خیال تمہارے دل میں آتا ہے اس کے مطابق تم پتھر یا لوہے سے بھی زیادہ سخت چیز بن جاؤ اللہ کیلئے کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔ تم ضرور دوبارہ اٹھ کر رہو گے۔

← عنقریب یہ مشرکین پوچھیں گے ہمیں کون زندگی کی طرف لوٹا کر لائے گا؟ وہی ذات تمہیں زندہ کریں گے جس نے تمہیں آرائش، زیبائش کے خوبصورت بنایا

وہ (مشرکین) اپنے سروں کو آپ ﷺ کی طرف ہلا ہلا کے پوچھیں گے (مذاق میں) کہ یہ ہوگا کب؟ تو آپ ﷺ کہہ دیجئے کیا پتا وہ وقت قریب ہو

حدیث - آپؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ جو شخص جس دن فوت ہوجاتا ہے اسکی قیامت اسی دن قائم ہوجاتی ہے!

مفہوم

آپؐ ان کے اعتراضات کا یہ جواب دیجئے کہ تمہیں کیا پتا کہ وہ وقت قریب ہی آگیا ہو۔ البتہ ممکن ہے کہ وہ آنے والا ہے۔ قیامت کے آنے کا کسی کو نہیں پتا۔ [اس لیے یہ جواب دیا گیا] ← کیونکہ قیامت کے آنے کا کسی کو نہیں پتا۔

52 ← جس دن اللہ اٹھائے گا تو کیا تاثر ہوگا دنیا اور قبر کے بارے میں؟ ← تھوڑا سا وقت ٹھہرے رہے۔

جس دن اللہ تمہیں پکاریں گا (لوگ زندہ ہوجائے گے دوبارہ صور پھونک دیا جائیگا۔ لوگ میدانِ حشر میں بھاگ رہے ہوگے) اس کی پکار کے جواب میں تم قبروں سے نکل آؤ گے۔ تم اس کی تعریف کرتے ہوئے جواب دو گے اس کی پکار کا۔

← تمہیں قبر اور دنیا کی زندگی بڑی مختصر لگے گی۔ تمہیں لگے گا تم بس تھوڑا سا وقت ٹھہرے ہو۔

قیامت کے دن جب سب اٹھیں گے تو سب اللہ کی حمد و ثنا زبان پر ہوگی، چاہے کافر ہو، نیک و بد، مشرک سب۔

★ آیت 52 - 41

← اللہ کی توحید کے دلائل۔ توحید اور بندگی کی دعوت۔ اللہ کی اطاعت کی طرف پکارا گیا ہے۔

اپنا جائزہ لیں۔ کیا آپ تسبیح بیان کرتی ہے؟ کیا آخرت پر ایمان لاتی ہے؟ قرآن پڑھا جاتا ہے لیکن دلوں پر اثر نہیں کرتا۔

• یہی قرآن صحابہ کی زندگی میں انقلاب لایا تھا۔

• محشر کے دن کی یاد دہانی ہمارے اندر محشر کے دن کا محاسبہ یاد دلاتی ہے؟

53 ← ہمیں جب کوئی بات کرنی چاہیے لوگوں کے درمیان تو کیسی کرنی چاہیے؟ ← احسن بات کرنی چاہیے، فساد پھیلانا شیطان کا کام ہے۔

مسلمانوں کو گفتگو کے آداب بتائے جا رہے ہیں۔ اچھی باتیں کرنے کا کہا جا رہا ہے۔

مسلمانوں کا اہلِ مکہ سے ٹکراؤ ہوجاتی۔ جب توحید، آخرت

لہٰذا بحث ہوتی تو مسلمان سخت الفاظ استعمال کر جاتے۔ کبھی
اہل مکہ کو مشرکین بھی جہنم کی دھمکی دیتے۔
مشرکین بے ہودگی کرتے تو مسلمانوں کو غصہ آجاتا تو سخت بولتے۔

★ کہا جا رہا ہے اے محمد ﷺ میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ اپنے
منہ سے وہ بات نکالیں جو سب سے اچھی ہو۔
مخالفین کے ساتھ اچھے سے پیش آئے۔ تیز زبان نہ استعمال
کریں۔ بات دعوت کے معیار کے مطابق ہو۔

★ القرآن
اگر صدقہ نہیں کر سکتے تو اچھی بات کہو۔

← امام قرطبیؒ فرماتے ہے:
یہ آیت عمر بن خطاب رضی کے ایک واقعے میں نازل ہوئی۔
کسی شخص نے عمر رض کو گالی دی تو آپ رض نے بھی گالی دی اور
اس کے قتل کا ارادہ کیا۔ خدشہ ہوا کہ جنگ نہ چھڑ جائے۔
پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر دی۔

← مشرکین شیطانوں کے مجسمے بنائے ہوتے تھے۔ جس سے
مسلمانوں کو غصہ آتا تھا۔ اللہ نے مسلمانوں کو اس سے منع کیا

• انسانوں کے درمیان جھگڑا شیطان کرواتا ہے۔ حقیقت
یہ ہے کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے

★ آپ ﷺ کی زندگی کا واقعہ:
آپ ﷺ کے پاس ابو بکر صدیقؓ تھے۔ ایک اور شخص بھی تھا جس
کا ابو بکر رض سے جھگڑا ہو رہا تھا۔ وہ شخص ابو بکر رض کو برا
بھلا کہہ رہا تھا۔ ابو بکر رض خاموش تھے مسکرا رہے تھے۔ وہ
شخص حد سے بڑھ گیا۔ پھر ابو بکر رض بھی بول پڑے۔
آپ ﷺ وہاں سے چل دیئے
کہا ابو بکر رض جب تک تم خاموش تھے تو فرشتہ جواب دے رہا

تھا۔ جب ہم سو لیٹے تو وہاں پر شیطان آ گیا۔ تو جہاں شیطان آ جائے وہاں تحمد نہیں رہتا۔

• شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

عمل کا اصول

★ جب آپ کو بات کرتے ہوئے غصہ آ رہا ہے تو سمجھ جائیں میرے اندر یہ آگ شیطان لگا رہا ہے۔ وہ تو چاہتا ہی یہی ہے کہ دعوت دین کا کام تمام ہو جائے۔ غصہ control کرنے کیلئے آپ نے تعوذ پڑھنا ہے۔

• امام ابو فرج ابن جوزیؒ کسی عالم کا ایک قول نقل کیا ہے:
کسی scholar نے اپنے شاگرد سے پوچھا شیطان اگر تیری نظروں میں گناہ کو خوبصورت بنا کر پیش کرے تو تم کیا کرو گے؟ شاگرد نے جواب دیا میں اس سے جہاد کروں گا (اس کو مشقت میں ڈالوں گا)۔ اس بزرگ نے پوچھا اگر وہ دوبارہ ایسا کرے۔ شاگرد نے کہا میں اس کو دوبارہ مشقت میں ڈالوں گا۔ بزرگ نے کہا اگر وہ تیسری دفعہ ایسا کرے تو شاگرد نے کہا میں پھر جہاد کروں گا۔ بزرگ نے کہا یہ بہت لمبی بات ہے۔ یہ بتا اگر تو بکریوں کے ریوڑ سے گزرے اور ریوڑ کا کتا تجھ پر حملہ کر دے اور تجھ کو چلنے سے باز کرے تو تم کیا کرو گے۔ شاگرد نے کہا میں کتے کو مار دوں گا۔ اس کو دور ہٹاؤں گا۔ بزرگ نے کہا یہ تیرے لیے بڑا کام ہے (یعنی یہ بڑا مشکل کام ہے) تجھ کو چاہیے کہ ریوڑ کے مالک کو پکارے وہ تجھ کو کتے کے شر سے بچائیں۔ (شیطان سے بچنے کیلئے فوراً اللہ کی پناہ میں آجائیں)

★ جیسے جنگ لڑنے والے کے ہاتھ میں تلوار ہوتی ہے اسی طرح

[استعاذہ ، شیطان سے بچنے کیلئے]

ایک مسلمان کے ہاتھ میں یہ دعائیں ہوتی ہیں۔

* بی بی مریم کی والدہ نے کہا تھا:

"وانی اعیذھا بک وذریتھا من الشیطن الرجیم"

ہمیں یہ دعا مانگنی چاہیے

* المومنون [97، 98]

"رب اعوذبک من ھمزت الشیطن و اعوذبک رب ان یحضرون"

"اے میرے رب میں شیطانوں کے وسوسے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں پناہ چاہتا ہوں کہ میں ان وسوسوں میں آجاؤں"

• اے محمد ﷺ! میرے بندوں سے کہہ دو زبان سے وہ بات نکالا کریں جو بہترین ہو۔

• آپ کا زیادہ چیخنا چلانا، برا بھلا کہنا، کبھی کو دین کی طرف تو مائل نہیں کریں گا۔

• آپ کو یہ لگتا ہے کہ آپ نے فلاں شخص کی بولتی بند کروادی لیکن آپ نے اس کے دل کو قائل نہیں کیا۔

مثال: لکڑیاں کاٹنے والا شخص۔ ایک شخص نے جاتے ہوئے برا بھلا کہا۔ بے دین کہا۔ دوسری دفعہ وہی شخص گزرا اور اچھے کلمات کہے۔ تو لکڑیاں کاٹنے والا شخص نماز کیلئے اٹھ کھڑا ہوا۔

• ابوبکر صدیق ؓ ایک دفعہ زبان کو پکڑ کر کھینچ رہے تھے اور کیوں کھینچ رہے تھے؟ کہ یہ زبان ہی ہو گی جو قیامت کے دن ہلاکتوں کے بل جہنم میں ڈالیں گی۔

* ایک عورت زبان سے ہمیشہ قرآن کے الفاظ نکالتی تھی۔

"ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید" (سورۃ ق)

مفہوم: جو بھی بولتے ہے زبان سے وہ حاضر (active) فرشتے لکھ رہے ہوتے ہیں۔

* میٹھے بول میں جادو ہے۔

(54)

تمہارا رب خوب جانتا ہے کون کس قابل ہے۔ کون اچھے کام کرتا ہے کون برے کام کرتا ہے۔

* اہل مکہ یہ کہتے تھے آپ ﷺ کو کیوں نبی بنایا۔ مکہ کے سردار کو کیوں نہیں بنایا۔

کون کس کا مستحق ہے یہ اللہ بہتر جانتا ہے۔ تو کسی کے لیے برا بھلا کہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔

* اللہ سے دعا کرنی چاہیے کہ اس کا نیک بندہ بن کر اس دنیا سے رخصت ہوں ہم

← ہمیں اپنے ایمان کی زیادتی کی دعا کرنی چاہیے۔

• اچھی دعائیں دینی چاہیے اور جو اچھی دعائیں دیں ان کی قدر کریں۔

• اور محمد ﷺ آپ کا کام دین پہنچانا ہے۔ آپ ﷺ ان پر وکیل نہیں ہے۔ وہ کیا کرتے ہیں کیا نہیں وہ خود اللہ کے ہاں جواب دہ ہے۔

(55) شانِ نزول اور مقصد؟

اہل مکہ اعتراض کرتے تھے کہ آپ ﷺ کو کیوں نبی بنایا۔ فرمایا تمہارا رب خوب واقف ہے کہ فرشتوں (آسمان) اور جن و انس (زمین) میں سے کس کو نبی بناتا ہے۔ اور مکہ کے سرداروں کو اگر نبی نہیں بنایا تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے۔ ہم نے آپ ﷺ کو دوسروں پر فضیلت دی ہے رسول اللہ ﷺ کو رسالت کیلئے منتخب کیا ہے۔ یہ سب اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ اللہ جس کو چاہے اپنی نبوت اور رسالت عطا کر دیں۔

حضرت داود ؑ کو زبور دی۔ محمد ﷺ کو قرآن جیسی عظیم کتاب

• عیسیٰ کو انجیل
• موسیٰ کو تورات - (اس میں رسول اللہ کی صفات کا ذکر)
سے نوازا - زبور کی طرف خاص اشارہ:
- جیسے داؤد کو زبور دے کر خاص فضیلت دی (اس دور کے تمام انسانوں پر فوقیت دی تھی)
- محمد ﷺ کو قرآن دے کر تمام پر فضیلت دی
(اسی طرح عربوں میں سے اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو اپنا آخری نبی چنا اور انہیں فوقیت دے دی)

56 — وسیلہ سے کیا مراد ہے؟ کیا ہم اپنی دعا پر وسیلہ بنا سکتے ہیں؟ زندہ لوگوں کو وسیلہ بنا سکتے ہیں۔ نیک لوگوں کو کہہ سکتے ہیں

تم اپنے ان معبودوں (بتوں) کو پکارو جن کے بارے میں تم سوچتے ہو کہ وہ بھی معبود ہے
رسول اللہ ﷺ سے کہا جا رہا ہے ان لوگوں کو کہہ دیجئے جن کو تم اللہ کے سوا اپنا معبود سمجھتے ہو (اہل مکہ - فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں اور جنوں کو بھی) ان معبودوں کو پکارو - جن کو تم اللہ کے سوا خدائی میں شریک کرتے ہو - ان کو کب پکارنا ہے ←
جب تمہیں کوئی مصیبت پیش آئے
اور وہ معبود کسی تکلیف کو تم سے ہٹا نہیں سکتے -
• نبی ہو یا ولی، فرشتے ہوں یا انسان، یا اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے انسان ← یہ تم سے کوئی بھی تکلیف دور نہیں کر سکتے (اللہ کے سوا) اور نہ حالت بدل سکتے ہیں۔ تمہاری بیماری کو صحت میں بدل نہیں سکتے -

57 (فرشتے، نبیوں، اولیاء)
مشرکین اپنی مشکل کشائی کیلئے جن (معبودوں) کو پکارتے ہیں وہ تو خود اپنے رب کی طرف پہنچنے کا ذریعہ ڈھونڈ رہے ہیں کہ کس طرح اللہ کا قرب حاصل کریں۔ وہ یہ سوچ رہے ہیں کہ کس طرح اللہ کی عبادت کریں کہ اس کے اور قریب ہو جائیں - اور اپنے رب کی رحمت کے طلبگار ہیں۔

CamScanner

← یہ سب لوگ اپنے اعمال صالح کے ذریعے:
• اللہ کا وسیلہ تلاش کر رہے ہیں۔
← یہ جو اعمال صالح کرتے ہیں اس کی 3 وجہ ہے:
① کون اللہ کے زیادہ قریب ہو سکتا ہے
② وہ اس کی رحمت (جنت - رضا) کے طلبگار ہیں
③ اس کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں
بے شک تیرے رب کا عذاب ڈرنے والی چیز ہے۔ (جیسے بجلی کا تار ننگا ہے، لوگ اس سے ڈرتے ہیں، قریب جانے سے ڈرتے ہیں)

(58)

اللہ تعالیٰ نے کفر کی بستیوں کا انجام بتایا ہے۔ قیامت کے دن سے پہلے یا تو انہیں عذاب دے کر ہلاک کر دے گا یا دنیا میں ہی انہیں عذاب دے دیں گا۔
کوئی بستی کفر کی ایسی نہیں جس کو قیامت سے پہلے ہلاک نہ کر دیں (سب بستیوں کو ہلاک کر دیں گے) یا انہیں شدید عذاب میں مبتلا کر دیں گا آخرت میں اگر وہ دنیا کے عذاب سے بچ گیا۔
• یہ بات کتاب (لوح محفوظ) میں لکھی ہوئی ہے
• اگر کوئی کافر دنیا کے عذاب سے بچ بھی گیا تو آخرت کے عذاب سے بچ نہیں پائے گا۔
• اللہ تعالیٰ نے مختلف بستیوں کا ذکر کیا ہے جن پر اللہ کی نافرمانی کی وجہ سے عذاب آیا تھا۔ قوم عاد، قوم ثمود، قوم نوحؑ اور قوم شعیبؑ۔ قوم فرعون بھی تھی۔ یہ اللہ کے عذاب کا شکار ہوئی۔

(59)

کفار قریش آپ ﷺ سے بار بار مطالبہ کرتے تھے کہ کوئی معجزہ آپ پر کیوں نہیں آیا۔ اگر معجزہ آپ ﷺ دکھائے تو ہم لوگ ایمان لے آئے۔

CS CamScanner

اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں معجزات بھیجنے سے ہم اس لیے رک گئے کہ
پہلی قوموں کو ہم نے جو منہ مانگے معجزے دیئے تھے وہ
اُن معجزوں کو دیکھ چکے تھے پھر بھی انہوں نے انکار کیا۔
پھر ہم نے اس لیے محمد ﷺ کو آپ ﷺ معجزہ نہیں دیا۔

• اہل مکہ کہتے تھے کوہِ صفا کو سونے کا بنا دیجئے یا مکہ کے پہاڑ
اپنی جگہ سے ہٹا دیں۔ (مکہ کے پہاڑ دور چلے جائیں گے تو ہم کاشت
کریں گے) اللہ تعالیٰ نے جبرائیلؑ کے ذریعے پیغام بھیجا
بات ہم پوری کرنے کیلئے تیار ہیں لیکن اس کے بعد اگر یہ
ایمان نہ لائے تو ان کی ہلاکت اور تباہی یقینی ہے۔ رسول
اللہ ﷺ نے بھی اس بات کو پسند نہ کیا کہ ان کا مطالبہ پورا
کیا جائے اور ان کی موت یقینی ہو جائے

(مسند احمد کی روایت)

• ان کی خواہشات کے مطابق اللہ کیلئے نشانیاں اتارنا مشکل
نہیں ہے۔ پہلی قوموں نے بھی جھٹلا دیا تھا نشانیوں کو۔

• ہم نے ثمودؑ کو ناقہ (اونٹنی) دی تھی۔ پہاڑ سے نکال کر دی تھی۔
انہوں نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالی تھی۔ پھر ان لوگوں پر
ان کے ظلم کے سبب عذاب آیا تھا۔

• اللہ رب العزت اپنی نشانیوں سے ڈراتے ہیں کہ ہمارا عذاب بڑا ہی
سخت ہے

ہ اللہ تعالیٰ نے واقعہ معراج کو لوگوں کیلئے فتنہ اور آزمائش کا سبب بنایا ہے

(60)

اللہ رب العزت آپ ﷺ کو کہہ رہے ہیں اہل مکہ جو آپ ﷺ سے معجزات
کا مطالبہ کرتے تھے۔ تو ہم نے تم کو معجزہ تو دکھایا تھا
معراج کا واقعہ۔ اس واقعے کے بعد یہ لوگ ایمان تو
نہیں لائے۔ بلکہ معراج کے واقعے کو جھٹلایا تھا
اور جب کہا تھا آپ ﷺ سے اللہ نے کہ عالم کے ذرائع اللہ نے

لوگوں کو کھیر رکھا ہے۔ آپ کی قوم کے لوگ (کافر اور مشرک) جو کچھ بھی کر رہے ہیں، اللہ رب العزت سے کچھ پوشیدہ نہیں۔

مفسرین کہتے ہے

اس میں معراج کی طرف اشارہ ہے۔ یہ جو ہم نے تم کو واقعہ (یہ ان کیلئے آزمائش بن گئی)

* معراج کا واقعہ دکھایا تھا تاکہ اس کے ذریعے لوگوں کا امتحان لے لے (مذاق اڑایا) اہل مکہ کا۔ دوسرا * وہ درخت جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے۔ (کھجور کا درخت، زقوم کا درخت)

○ یہ درخت بھی ان کیلئے آزمائش بن گیا۔

* نبی ﷺ نے معراج پر جہنم میں زقوم کا درخت دیکھا تھا۔

مفسرین کہتے ہے:

ایک طرف معراج کا واقعہ جس سے آزمائش کی طرف ہوگئے۔ اور بعض کمزور مسلمان بھی کہ یہ بھی اہل مکہ کی باتوں میں آئے۔ اور دوسری طرف زقوم کا درخت۔

* زقوم کا درخت ← الدخان: (43،44)

ان شجرۃ الزقوم ۔۔۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جہنم میں زقوم کا درخت دیکھا جو جہنم کی تہہ میں اُگے گا۔

* "رسول اللہ ﷺ نے کفارِ مکہ کو ڈرانے کیلئے زقوم کا ذکر کیا۔ تو ابوجہل نے کہا: اے اہلِ قریش! وہ شجرۃ الزقوم جس سے تمہیں محمد ڈراتا ہے جانتے ہو وہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔ اس نے کہا وہ یثرب کی عجوہ کھجور ہے جسے مکھن کے ساتھ کھایا جاتا ہے۔ اللہ کی قسم! اگر وہ ہمیں مل جائے تو اسے خوب کھائے۔" ← اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کردی۔

زقوم کا ذکر

1. بنی اسرائیل (60)
2. الدخان (43، 44)
3. الصفٰت (62، 65، 64)

- واقعہ معراج
- تھور+زقوم کا درخت
- شجرہ ملعونہ (لعنت کا درخت)

اللہ تعالیٰ نے اس کے کھانے والے کو ملعون کیا۔

- اہل مکہ مذاق اڑاتے تھے ایک طرف محمد کہتے ہیں کہ آگ سے درخت نکلے گا اور دوسری طرف پتھر سے آگ نکلے گی۔

سورۃ الصفٰت ← زقوم کا ذکر

(62، 63، 64)

← اللہ جو چاہے کرسکتا ہے، اللہ کی ذات تو بڑی بے نیاز ہے۔ اور ہم انہیں ڈرا رہے ہیں، تنبیہ کر رہے ہیں۔ مگر یہ تنبیہ ان کی سرکشی کو بڑھا رہی ہے